السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم وآنجناب کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ودیگرائمہ وبزرگانِ دین جن کے اسم ہائے مبارک ذیل میں درج ہیں۔ ان کی نسبت جواب کو سوال کے مطابق ارقام فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

نمبر ۱ بحالت نماز جماعت خلف امام سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں؟

نمبر ۲ آیا آپ بحالت نماز جماعت ختم قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں؟

نمبر ۳ آیا بحالتِ نماز رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں، آیا بحالت نماز ہاتھ زیر ناف باندھتے تھے یا سینہ پر؟

نمبر ۴ ماہِ رمضان المبارک میں تراویح معہ وتر کتنی رکعت پڑھتے؟ حوالہ کتب معتبرہ شرعیہ سے تحریر فرمایا جاوے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ، حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ، حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید بتا رہا ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا۔ (۲) رسولِ خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو ارشاد فرمایا، لاتقرؤا بشیئ من القرآن اذا جھرت الا بام القرآن (ابوداؤد) جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

نمبر ۳ فانہ لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کیوں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

نمبر ۴ آثار صحابہؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو

نمبر ۵ چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے ماتحت فرماتے ہیں۔ والعمل علی ھذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک ابن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق یرون القرأۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی)

نمبر ۶ حارث اور یزید بن شریک فرماتے ہیں۔ امرنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قرأۃ خلف الامام کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جزء القرأۃ للبیھقی ص ۹۶، مستدرک حاکم ص ۲۳۹، کنز العمال ص ۱۸۷ ج ۳)

نمبر ۷ وعن علی انہ کان یامران یقرأ خلف الامام اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزءۃ القراۃ ص ۶۲)

نمبر ۸ وعن الحسن انہ یقول اقرء واخلف الامام فی کل صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک : اور امام حسنؒ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرأۃ)

نمبر ۹ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالیؒ)

نمبر ۱۰ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سرّی نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ (عمدۃ الرعایہ ص ۱۷۳)

نمبر ۱۱ ملاّجیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں: فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قرأۃ الفاتحۃ للمؤتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ : صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطا جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

نمبر ۱۲ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ فاتحہ خلف الامام واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی یی مذہب ہے۔ امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیھم اجمعین کا (نووی شرح مسلم)

نمبر 3 ۱ پیر عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے۔ (غنیہ ص ۱۰) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہٰذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیے) (غنیۃ الطالبین ص ۱۲)

نمبر ۱۴ عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الاقوم من الکوفین کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں۔ مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی (ترمذی)

نمبر ۱۶ خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و فاعل تھے، حضوصاً حضرت عمر فاروقؓ وعلی المرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام غزالی اور امام حسینؓ اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

نمبر ۱۷ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں:

صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولاالضالین قال اٰمین ومد بھا صوتہ : کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولاالضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔'' (ترمذی ص ۱۳۴ ابوداؤد

ص ۱۳۷ ابن ماجہ، تلخیص الجبیر ص ۸۹، منتقی ص ۵۹، دارمی ص ۱۰۶، دارقطنی ص ۱۲۷، مشکوٰۃ ص ۸۰

نمبر ۲ ایک روایت ہے : اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بھا صوتہ : کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ ختم کی تو آپؐ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد ص ۱۳۶ و عون المعبود ص ۳۵۱)

نمبر ۳ ایک روایت میں ہے : انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین کہ وائلؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجھر کہی۔ (ابوداؤد ص ۱۳۶)

نمبر ۴ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ وسندہ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔ وصححہ الدارقطنی اور صحیح کہا اس کو دارقطنی نے۔ (تلخیص الجبیر ص ۸۹)

نمبر ۵ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن کہ حدیث وائل ابن حجرؓ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے۔ حسن ہے۔ (ترمذی ص ۳۴)

نمبر ۶ اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں : وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبھی یقول الشافعی واحمد واسحق۔ اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جاوے۔ اور آہستہ نہ کہی جائے۔ اور اس طرح امام شافعیؒ اور امام احمد اور اسحق فرماتے ہیں کہ آمین بالجھر کہنی چاہیے۔ (ترمذی ص ۳۴)

نمبر ۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء ولا الضالین رفع صوتہ بامین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔ (اعلام الموقعین جلد ۲ ص ۴، کنز الاعمال ص ۳ جلد ۱۸۷)

نمبر ۸ اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبد الرحمن فرماتے ہیں : ولم یثبت من احد من الصحابۃ الاسرار بالتامین بالسند الصحیح۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی ۲۰۹)

نمبر ۹ حضرت عطاء فرماتے ہیں ادرکت مائتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین۔ کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں سے دو سو صحابہ کو دیکھا کہ جب امام سورۃ فاتحہ کرتا ختم، تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہوتی۔ (بیہقی جلد ۲ ص ۱۵۹ اعلام جلد نمبر ۲ ص ۵ قسطلانی ج ۲ ص ۸۵)

نمبر ۱۰ پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : والجھر بالقرأۃ وآمین کہ جہری نمازوں میں جب قرأۃ بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ غنیۃ الطالبین ص ۱۰)

نمبر ۱۱ امام غزالیؒ آمین بالجھر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

نمبر ۱۲ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورۃ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا یہی دستور تھا۔ ائمہ اسلام متبع سنت اسی طرف گئے ہیں۔ امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنھم اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 122-125

محدث فتویٰ